REGD NO. L. 6254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

سالانہ ... فی پرچہ ۱/
۳۰ رجب ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۲۹ ہجرت ۱۳۲۸ ہش	۲۹ مئی ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۲۱

گزشتہ ایک سال کی جدوجہد کا نتیجہ توقعات سے بڑھ کر برآمد ہوا ہے

پریس کانفرنس میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے جنرل منیجر کی تقریر

لاہور ۲۸ مئی۔ آج نارتھ ویسٹرن ریلوے کے جنرل منیجر مسٹر ایف ایم خان نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے نہایت مستحکم بنیادوں پر قائم ہے اور مالی اعتبار سے اس کی حالت اس قدر تسلی بخش اور خوشکن ہے۔ کہ گزشتہ ایک سال کے قلیل عرصہ میں جس کی توقع بھی نہیں کی جا سکتی تھی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا اگرچہ ۴۹-۱۹۴۸ء کے حسابات ابھی مکمل نہیں ہوئے ہیں۔ پھر بھی سال گزشتہ کی آمدنی ۲۲½ کروڑ کے قریب ہے۔ اور یہ نسبتاً تقسیم سے قبل کے زمانہ کی آمدنی سے بہت زیادہ ہے۔ تقسیم سے قبل آمدنی اوسطاً ۳۰-۳۲ کے قریب ہوتی تھی۔ جس میں سے موجودہ ریلوے کا حصہ ۱۲ کروڑ کے لگ بھگ ہوتا تھا۔ اور اگر ۳۷-۱۹۳۶ء کے اعداد و شمار سے مقابلہ کیا جائے تو پھر آمدنی میں موجودہ اضافہ اور نمایاں نظر آئے گا۔ کیونکہ اس وقت موجودہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمدنی ۱۲ کروڑ کے قریب تھی۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ آئندہ چند سال کے اندر جب صنعتی اور تجارتی اعتبار سے پاکستان اور زیادہ ترقی کرے گا۔ تو پھر ریلوے بھی اس رفتار سے اور زیادہ آمدنی پیدا کر کے ملک کی دولت میں اضافہ کرنے کا موجب بنے گی

اخراجات کی طرف آتے ہوئے مسٹر ایف ایم خان نے بتایا کہ ہر ممکن کفایت شعاری سے کام لینے کی وجہ سے گزشتہ سال آمدنی کے مقابلے کی نسبت ۶۷ فی صدی رہی۔ اور یہ نسبت بھی تقسیم سے قبل کے مقابلہ میں بہت زیادہ امید افزا ہے۔ اور اگر بیرونی ممالک سے اس کا مقابلہ کیا جائے۔ تو بھی ہمارے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ مسٹر ایف ایم خان نے اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ گزشتہ سال قریباً ۸ لاکھ مسافروں نے بلا ٹکٹ سفر کرنے کی کوشش کی۔ اور پکڑ دھکڑ کے باوجود بھی ریلوے کو ۳۶ لاکھ کا نقصان اٹھانا پڑا۔ آپ نے پریس اور عوام سے اپیل کی کہ وہ ایسی فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ کہ جس میں لوگ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اس قسم کی شرمناک حرکات سے باز رہیں۔

(باقی صفحہ ۲)

مغربی پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی ڈیڑھ ہزار الفاظ پر مشتمل قرارداد

گورنر مغربی پنجاب کو واپس بلانے کا مطالبہ

لاہور ۲۸ مئی۔ آج تیسری مرتبہ مغربی پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے ایک طویل قرارداد کے ذریعہ اس امر پر زور دیا کہ سر فرانسس موڈی گورنر مغربی پنجاب کو واپس بلا لیا جائے۔ یہ قرارداد ڈیڑھ ہزار الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کے حالیہ بیان کے مختلف امور کا جواب دیا گیا ہے۔

قرارداد میں کہا گیا ہے یہ درست ہے کہ لیگ کو مشیر مقرر کرنے کی پیشکش کی گئی تھی۔ لیکن اگر مسلم لیگ مشیروں کے نام تجویز کرتی تو یہ خدشہ تھا کہ ایک غیر ہمدرد حکومت کی غلطیاں ان مشیروں کی طرف منسوب کی جاتیں اور اس طرح مسلم لیگ بدنام ہوتی۔ اسی خدشہ کی بنا پر اس پیشکش کو منظور نہ کیا گیا۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے میاں ممتاز دولتانہ کے جس خط کا ذکر کیا تھا اس کے سلسلے میں قرارداد میں کہا گیا ہے کہ صوبے میں دفعہ ۹۲ کے نفاذ کا مشورہ مسٹر دولتانہ کا ذاتی خیال تھا۔ اسے کسی صورت میں بھی مسلم لیگ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

قرارداد میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ تمام اہم عہدوں پر پاکستانیوں کو متعین کیا جائے اور اگر مجبوراً غیر ملکی افراد کو مقرر کرنا پڑے تو انہیں صرف مشیر مقرر کیا جائے یا ماتحت رکھا جائے

سیکرٹری سنٹرل قائد اعظم ریلیف فنڈ کمیٹی کا بیان

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

لاہور ۲۸ مئی۔ قائد اعظم ریلیف فنڈ کے منتظمین کی توجہ ایک اقتباس کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ جو پبلک فنڈز کا آڈٹ کے عنوان سے ۱۲ مئی کے ڈان میں چھپا ہے۔

پاکستان کے آڈیٹر جنرل اور مختلف صوبوں کے اکاؤنٹنٹ جنرل علی الترتیب مرکز اور صوبوں میں اس فنڈ کی انتظامیہ کمیٹیوں کے رکن ہیں۔ اور خزانچی یا اکاؤنٹنٹ کی حیثیت میں کام کرتے ہیں۔ نہ کہ ایڈیٹر کی حیثیت میں۔ کمیٹی کے رکن ہونے کی حیثیت میں خرچ کی منظوری دینے میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ کہنا صحیح نہیں۔ کہ قائد اعظم مرحوم نے کسی جگہ ہدایت کی تھی۔ کہ قائد اعظم ریلیف فنڈ کے حسابات کی جانچ پڑتال مرکزی آڈیٹر جنرل اور صوبائی اکاؤنٹنٹ جنرل کے سوا اور کوئی نہ کرے۔ جیسا کہ عام دستور ہے حسابات رکھنے والے اور ان کا انتظام کرنے والے افراد کو ان کی جانچ پڑتال کا کام نہیں سونپا جاتا۔ چنانچہ قائد اعظم ریلیف کمیٹی نے ۶ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ایک اجلاس میں جس کی صدارت خود حضرت قائد اعظم نے فرمائی تھی۔ فیصلہ کیا تھا۔ کہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کی مشہور فرم میسرز اے۔ ایف۔ فرگسن اینڈ کمپنی کو مرکزی فنڈ کا آڈیٹر مقرر کیا جائے۔ اس کام کو یہ فرم پہلے اعزازی حیثیت میں کر رہی تھی۔

مضمون محولہ بالا میں قائد اعظم ریلیف فنڈ سے ریڈ کراس سوسائٹی کے نام منتقل ہونے والی بعض رقوم کا حوالہ ہے۔ یہ رقوم قائد اعظم ریلیف فنڈ سے ریڈ کراس سوسائٹی مغربی پنجاب کو خاص مقاصد مثلاً لحاف، لوہ کپڑے بنوانے کھدر خریدنے وغیرہ کے لئے دی گئی تھیں۔ اور اس خرچ کا آڈٹ میسرز فرگسن اینڈ کمپنی نے کیا۔ جو اتفاق سے ریڈ کراس سوسائٹی کے بھی آڈیٹر ہیں۔ ان حالات میں ایسے حسابات کا اکاؤنٹنٹ جنرل سے آڈٹ کروانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ افسر صوبے میں انتظامیہ کمیٹی کے رکن ہیں۔ اور مختلف فیصلے کرنے اور صوبائی برانچ کے حسابات رکھنے کے ذمہ دار ہیں۔

ہانگ کانگ کے علاقہ میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا

ہانگ کانگ ۲۸ مئی۔ ہانگ کانگ کی حکومت نے جو علاقے پٹے پر لے رکھے ہیں۔ ان علاقوں میں تین ماہ کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ ان علاقوں سے ملحق بحری راستوں پر بھی یہ حکم نافذ ہوگا۔ حکومت نے خبردار کیا ہے۔ کہ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو گولی سے اڑا دیا جائیگا۔

روس اور جاپان سے مصری روئی کے سودے

قاہرہ ۲۸ مئی۔ روس اور جاپان سے برآمد کے سودوں کی تفصیلات کا یہاں انکشاف کیا گیا ہے۔ یہ سودے مصر کی روئی کے ہیں۔ ایک سودا میں روس نے مصر سے روئی خریدی ہے۔ اور دوسرے میں جاپان کے لئے روئی برآمد کی گئی ہے۔ روس روئی کی یہ خریداری گیہوں کے ایک سودے کے سلسلہ میں کرے گا۔

نسلی امتیاز کا قانون اور یورپین خواتین

کیپ ٹاؤن ۲۸ مئی۔ جنوبی افریقہ کی حکومت نے شادی کے متعلق نسلی امتیاز برتنے کا جو قانون پارلیمنٹ میں پیش کیا ہے اس میں یورپین کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ "جو دیکھنے میں یورپین معلوم ہو" یورپین خواتین اس تعریف پر سخت اعتراض کر رہی ہیں جنہوں نے غیر یورپین افراد سے شادی کر رکھی ہے۔ اور جن کی اولاد اس تعریف کے ماتحت یورپین نہیں سمجھی جائے گی

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی۔

ڈیوڈ روڈ شادی تنویر

طالبات جامعہ نصرت کے لئے مژدہ

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے موجودہ انقلاب عظیم کے بعد بھی خدا تعالےٰ کے محبوب ہمارے پیارے و مقدس امام کی روحانی توجہ اور عالی ہمت کے نتیجہ میں جماعت پھر از سرِ نو ایک نئے مرکز میں جمع ہو رہی ہے۔ حضور پُرنور کی دور بین نگاہوں نے اس بات کو ضروری خیال فرمایا کہ جماعت کے لڑکوں کی طرح لڑکیوں کی دینی تعلیم کے لئے بھی کوئی باقاعدہ انتظام ہو۔ جس میں تعلیم حاصل کر کے وہ سلسلہ کی بنیادوں کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا موجب بنیں۔ اور اس غرض کے لئے آپ نے جامعہ نصرت کا اجراء فرمایا۔

تمام سابق طالبات جامعہ نصرت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے سلسلہ کے نئے مرکز ربوہ میں جامعہ نصرت کا اجرا ہو چکا ہے۔ جو طالبات قادیان میں اس ادارے میں تعلیم حاصل کر رہی تھیں۔ وہ جلد از جلد اس میں شامل ہو کر دینی تعلیم حاصل کر کے جماعت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔

خاکسار، معلمہ جامعہ نصرۃ ربوہ

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ربوہ میں بغرض رہائش آنے سے قبل اجازت حاصل کرنی چاہیئے۔ لیکن باوجود اس کے آج ایک دوست بغیر اجازت اپنا کنبہ لے کر آئے تھے انہیں واپس کیا گیا۔ یہ اس لئے کہ تا انہیں احساس ہو کہ سابقہ اعلان کا خلاف ورزی آسانی سے نہیں کی جا سکتی۔ تمام مقامی کارکنان جماعت ہائے احمدیہ اپنی اپنی جماعتوں میں اعلان کر دیں۔ مکانات اس وقت کارکنوں کے لئے زیر تعمیر ہیں۔ پہلے ان کی آبادی ضروری ہے۔ ابھی تک ان کے لئے انتظام نہیں کیا جا سکا۔ وہ خانہ بدوشی کی حالت میں ہیں۔ چہ جائیکہ اپنی جگہوں پر آباد لوگ بلا ضرورت آ کر مشکلات میں اضافہ کا باعث بنیں۔ اگر کوئی دوست اضطراری حالت میں ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے حالات پیش کر کے پہلے اجازت حاصل کرے۔

فوری ضرورت

نظارت امور عامہ کو فوری طور پر اپنے دفتر کے لئے تین کلرکوں اور ایک دفتری کی ضرورت ہے۔ کلرک کم از کم میٹرک پاس ہو۔ دفتری اور اکاؤنٹ کے کام کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ اور دفتری کم از کم مڈل تک تعلیم رکھتا ہو۔ درخواستیں معہ نقول اسناد، امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ کو بھجوائیں۔ ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

باورچی اور دھوبی کی ضرورت

(۱) جو احمدی دوست کھانا پکانا جانتے ہوں۔ ان کے لئے ملازمت کا نادر موقعہ ہے۔ فوراً درخواستیں بھجوائیں۔ کھانے کپڑے اور رہائش کی سہولت مہیا کی جائے گی (۲) احمدی دھوبی کے لئے نہایت مناسب جگہ ہے۔ جو دوست فائدہ اٹھانا چاہیں جلد از جلد درخواستیں بھجوائیں۔ اپنے پورے کوائف درخواستوں میں درج فرمائیں۔ درخواستیں مقامی امراء سے تصدیق کرا کے مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائی جائیں معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ جودھامل بلڈنگ لاہور

درخواست ہائے دعاء

خاکسار کی دلہیہ بعارضہ تپ دق بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دوسرے ہمدردی رکھنے والے دوست اور تمام واقف زندگی بھائی اس کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اس کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ عزیز الرحمٰن ملک واقف زندگی

(۲) میرے دو بھائی سخت بیمار ہیں۔ احباب و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ محمد اسحٰق لائلپوری ناصر آباد سندھ

دعائے نعم البدل

جناب شیخ محمد حسین صاحب سابق پریذیڈنٹ محلہ دار الفضل قادیان کی پوتی تسلیم اختر فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔ منیر احمد دہنیس

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کے نواسہ کی ولادت

یہ خبر جماعت میں بڑی خوشی سے سنی جائے گی کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کی صاحبزادی سیدہ بیگم صاحبہ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان کا لڑکا اور حضرت میر صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے اپنے نانا کے اوصاف حمیدہ کا وارث اور اسلام و احمدیت کا سچا خادم بنائے۔ آمین

آخری کے معنے

الفضل ۲۴ مئی ۱۹۴۹ء میں محترمی محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے ایک تحریر سے اقبال کو "آخری مسلمان" پکارے جانے کا حوالہ شائع کروایا ہے۔ اس سلسلہ میں خود اقبال کا ایک مصرع ذیل میں درج ہے۔ جس میں انہوں نے داغ دہلوی مرحوم کی وفات پر اسے جہاں آباد (دہلی) کا آخری شاعر کہا ہے۔ ع

آخری شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے

حالانکہ داغ مرحوم کے بعد جہاں آباد میں لاکھوں شعرا پیدا ہوئے۔ بلکہ شعر کہنے کے وقت بھی سینکڑوں شاعر وہاں موجود تھے۔ سو ثابت ہوا کہ علامہ اقبال آخری کے لفظ کے وہی معنے لیتے تھے۔ جو ہم خاتم کا لیتے ہیں۔ (شیخ محمد اقبال از کوئٹہ)

اعلان ضروری

چوہدری عبد الغفور صاحب (سابق مقیم دہلی) ولد چوہدری بدر الدین صاحب ریٹائرڈ پٹواری سابق ساکن محلہ دار الفضل قادیان کے خلاف مسماۃ صالحہ بیگم صاحبہ بنت میاں چراغ الدین صاحب سابق ساکن محلہ دار الرحمت قادیان نے اپنے سامان (زیورات و جہیز وغیرہ) کی واپسی کا دعویٰ دائر کر رکھا ہے چونکہ مدعا علیہ مذکور کا موجودہ پتہ معلوم نہیں ہو سکا۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ بتاریخ ۲۶ جون ۴۹ء بوقت ۱۰ بجے صبح مقدمہ ہذا کی پیروی کے لئے بمقام ربوہ ضلع جھنگ تشریف لائیں ورنہ یک طرفہ فیصلہ کر دیا جائے گا۔

ناظم قضاء سلسلہ احمدیہ ربوہ معرفت چنیوٹ ضلع جھنگ

پتہ کی تبدیلی

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ دفتر قیام امن ۲ میکلوڈ روڈ لاہور سے تبدیل ہو کر جودھامل بلڈنگ لاہور میں منتقل ہو گیا ہے۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ و مجالس انصار احمدیہ اب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں: "معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ جودھامل بلڈنگ لاہور"

امراء و سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں

حفاظت مرکز کے سلسلہ میں جو رقومات بغیر تفصیل کے ارسال کی جاتی رہی ہیں وہ سیکرٹری صاحب مال یا بھیجنے والے کے نام درج کی جاتی رہی ہیں۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ اکثر رقمیں جو سیکرٹری مال کے نام آتی ہوتی ہیں وہ اصل میں افراد جماعت کی ہوتی ہیں۔ چونکہ اخبار میں ان احباب کے نام کا اعلان ہو چکا ہے جنہوں نے حفاظت مرکز کا وعدہ سو فیصدی ادا کر دیا ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ عہدیداران و احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ ارسال شدہ رقوم کی تفصیل نام وار سے مطلع کریں۔ اور ساتھ ہی کوپن نمبر معہ تاریخ سے اطلاع دی جائے تاکہ اشاعت میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ (نظارت بیت المال)

فوجی احباب کے لئے

ہمارے فوجی دوست جلد از جلد نظارت بیت المال ربوہ کو اپنے اسلامی رینک موجودہ پتہ اور مستقل پتہ سے مطلع فرمائیں تا فوجی احباب کی مکمل فہرست تیار کی جا سکے۔ (نظارت بیت المال)

روزنامہ الفضل
مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۴۹ء
۴۹۷

ہڑتالیں

افسوس ہے۔ کہ پاکستان میں پھر ہڑتالوں کا موسم شروع ہوگیا ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ ہڑتال کرنے والے مزدوروں کو واقعی ایسی تکلیفیں ہیں۔ جن کا تدارک حکام بالا کو فوری طور پر کرنا چاہیئے۔ لیکن ہم ہڑتال کے طریقوں کو قطعاً نامناسب سمجھتے ہیں۔ اسلام میں یہ طریقے ممنوع قرار دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ اس سے نہ صرف مجموعی طور پر ملک و قوم کو ہی نقصان پہنچتا ہے۔ بلکہ انفرادی طور پر بھی ایسے عوام کو سخت تکلیف پہنچتی ہے۔ جن کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے خود ہڑتال کرنے والوں میں سے اکثر کو ناقابل تلافی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ خاصکر جب ارباب اختیار و اقتدار اڑ جائیں۔ اور ہڑتال کو بلاوجہ خیال کریں۔

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ مزدوروں اور کارکنوں کو اپنے مطالبات پُر اثر طریقے سے پیش نہیں کرنے چاہئیں۔ لیکن طریقوں کے انتخاب میں انکو دوسری باتوں کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اپنی تکالیف اور بے انصافیوں کے خلاف پُر اثر احتجاج کرنا ہر مزدور کا حق ہے۔ لیکن کام ترک کردینے تک نوبت نہیں پہنچانی چاہیئے۔ یہ فعل دراصل خودکشی سے بھی زیادہ گھناؤنا ہے۔ خودکشی میں تو انسان صرف اپنی جان لیتا ہے۔ اور شاید اس کے مرنے سے کسی دوسرے کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ لیکن ہڑتال سے جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ متعلقہ پارٹیوں کے علاوہ بہت سے معصوم اور بے گناہ لوگوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ اور اس لئے یہ فعل کسی طرح قتل عام سے کم نہیں ہے۔

اس ضمن میں ہم ارباب اختیار و اقتدار کو بھی متوجہ کرانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ مزدوروں کے جائز مطالبات پر ہمدردی سے غور کریں۔ اور محض اپنے ذاتی مفاد کی خاطر ان کے ہر مطالبہ کو تحکمانہ انداز سے نہ ٹھکرادیں۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے۔ تالیف قلوب کی کوشش کریں۔ اور اس وقت جو گرانی کی صورت پیدا ہے۔ اسکو پیش نظر رکھتے ہوئے چھوٹی تنخواہ والوں کی تکالیف کا اندازہ کرکے ان کی تکالیف دور کرنے کے لئے ذاتی قربانی کرنے تک بھی دریغ نہ کریں۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ اگر بڑی بڑی تنخواہوں والے کفایت شعاری سے کام لیں۔ تو وہ اپنی تنخواہ کا کچھ حصہ طوعاً چھوڑ سکتے ہیں تاکہ تھوڑی تنخواہ والوں کے کام آسکے۔ جو بیچارے مشکل سے اپنی تنخواہ میں اپنا اور اپنے متعلقین کے جسم و روح کا رشتہ قائم رکھ سکتے ہیں۔

پھر ہمارا خیال ہے۔ کہ موجودہ گرانی کے ساتھ بے تدبیری کا بھی بڑا تعلق ہے۔ امسال گندم کی فصل بفضل خدا بہت اچھی ہوئی ہے۔ اگر حکومت راشن سسٹم کو کسی مصلحت سے قائم رکھنا بھی چاہے۔ تو پھر بھی کئی ایسی تدابیر ہوسکتی ہیں۔ جن پر عمل کرکے کم تنخواہ والوں کی دادرسی کی جاسکتی ہے۔ حکومت نے خرید کا جو ریٹ مقرر کیا ہے۔ وہ منڈیوں کی موجودہ پوزیشن کے لحاظ سے کسی قدر زیادہ ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ منڈیوں میں بہت سی گندم اکٹھی ہوگئی ہے۔ جو مقررہ ریٹ پر فروخت ہونا مشکل ہے۔ اگر خرید کا ریٹ کم کردیا جائے۔ تو اس سے زمینداروں کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ گندم کا ریٹ کم ہونے سے دوسری ضروریات کی اشیاء کے ریٹ بھی ساتھ ہی کم ہو جائیں گے۔ اور جو نقصان گندم کا ریٹ کم ہونے سے زمینداروں کو پہنچے گا۔ وہ اس طرح پورا ہو جائے گا۔

آخر میں ہم مختلف ہڑتالوں کے نوٹس دینے والے مزدوروں اور ارباب اختیار و اقتدار سے پھر ایک دفعہ اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ ملک و قوم کے مفاد کو اپنے ذاتی مفاد پر قربان نہ کریں۔ اور ان معاملات کو حسن تدبیر سے حل کرنے کے لئے سمجھوتے اور رواداری سے کام لیں۔

لِمَ تقولون ....

سرسید احمد خاں مرحوم کی پالیسی کے متعلق معاصر سہ روزہ "کوثر" کے اداریہ میں مدیر محترم نے فرمایا تھا۔

"ہندوستان میں جب انگریز آئے۔ تو مسلمانوں نے اسلام کے نام پر ان کے تمدن سیاست اور معاشرت کی مخالفت کرنی چاہی۔ لیکن جب ملکہ وکٹوریہ نے ان کو یقین دلایا۔ کہ تمہارا مذہب محفوظ رہے گا۔ اور اس میں مداخلت نہیں کیجائیگی تو مسلمان علماء کا ایک کم نظر اور بے بصیرت طبقہ مطمئن ہوگیا۔ اور وہ تحریک اٹھی۔ جس نے سرسید کی رہنمائی میں انگریزی اقتدار کے سامنے ہتھیار رکھ دیئے۔" کوثر ۲۱ مئی

آج کل اخبارات میں مغربی پنجاب کے انگریز گورنر کے متعلق زور شور سے بحث چل رہی ہے۔ ہمیں ذاتی طور پر اس بحث سے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں۔ کیونکہ ہم "رموز سلطنت خویش خسروان دانند" کے مطابق سیاسی معاملات میں حتی الوسع خاموشی کے طریق کو پسند کرتے ہیں۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ پاکستان کی حکومت اپنی مصالح کے مطابق کن ہاتھوں میں تمام اختیار دیتی ہے۔ ہم اپنی دخل اندازی کو صرف اخلاق اور اسلامی حدود تک ہی محدود رکھنا پسند کرتے ہیں۔ اس لئے ہم نہ انگریز گورنر کے خلاف ہیں۔ اور نہ اس کے حق میں۔

لیکن کیا یہ حیرت نہیں ہے۔ کہ جن دوستوں نے انگریز پرستی کا مندرجہ بالا الزام "کوثر" کے اداریہ میں سرسید احمد خاں صاحب پر اس شان سے لگایا ہے۔ آجکل خود بڑے زور شور سے "تسنیم" میں انگریز گورنر کی حمایت بھی ساتھ ساتھ فرما رہے ہیں۔ چنانچہ دیروزہ اشاعت کے "تکلف برطرف" کے کالم میں معاصر "تسنیم" مسخرہ کے انداز میں رقمطراز ہے:۔

"مغربی پنجاب کے گورنر کا فسانہ روز بروز نئے نئے باب پیش کرتا جا رہا ہے۔ قصہ یوں شروع ہوا تھا۔ کہ وزارت اور ارکان اسمبلی نے قوم کے مظلوموں کو لاوارث سمجھ کر لوٹنا مارنا شروع کردیا۔ پھر ڈاکوؤں اور لٹیروں میں مال غنیمت کی تقسیم پر جھگڑا ہوگیا۔ کچھ وعدہ معاف گواہ بن گئے اور بھانڈہ پھوٹ گیا۔ گورنر جنرل نے وزارت اور اسمبلی کو معطل کرکے دفعہ ۹۲ الف نافذ کردی۔ اور گورنر کو مسلط کرکے حکم دیا۔ کہ قوم کے سب "خادموں" کو پردوں کے پیچھے سے نکال کر منظر عام پر لے آؤ۔ تاکہ سب کو معلوم ہو جائے۔ کہ قوم کی عین "مصیبت" کے وقت کون کون کام آیا تھا۔

جب پکڑ دھکڑ شروع ہوئی۔ بلکہ اس کا اندیشہ ہی پیدا ہوا۔ تو "خدام قومی" جو "گمنامی" میں رہ کر "خدمت قوم" کرچکے تھے۔ اور نیکی کے دریا میں ڈال کے مصداق "الاٹمنٹ" کر اور "اپنے گھر میں ڈال" پر عمل کرچکے تھے۔ تو مچلنے لگے کہ گورنر انگریز ہے۔ اس کو بدلو۔ دفعہ ۹۲ الف جمہوریت کی نفی ہے۔ اس کو ختم کرو اور پھر ہمیں موقعہ دو کہ ؎

چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند

کے مطابق نصف لی و نصف لک و

ھذا قوم جاھلون پر عمل کرسکیں۔"

غور فرمائیے۔ معاصر تسنیم صرف اس لئے کہ انگریز گورنری راج میں چند "مجرموں" کو ضرور سزا ملیگی۔ اسکی حمایت میں مسخرہ و استہزاء کا غیر اسلامی طریق تحریر بھی اختیار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اب ذرا آپ کی اس حالت کا بیچارے سرسید احمد خاں مرحوم کی حالت سے موازنہ فرمائیے۔ آخرالذکر کے وقت انگریز ملک کا بلا شرکت غیرے مالک و قابض ہو چکا تھا مسلمانوں سے بدلا ہوا تھا۔ اور ان کو صفحہ ہند سے ہی صاف کردینے پر تلا ہوا تھا۔ اس میں ہندو بھی اس کا پورا پورا ساتھ دے رہا تھا۔ اس عہد کی تاریخ پڑھیئے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ اگر سرسید احمد خاں اور دوسرے دور اندیش مسلمان وہ رویہ اختیار نہ کرتے۔ جو آج معاصر تسنیم "محض ایک انگریز گورنر کے لئے" کر رہا ہے۔ جس کی دراصل کچھ بھی طاقت نہیں ہے۔ اور جس کو حکومت پاکستان جس وقت چاہے معزول کرسکتی ہے۔ تو غالباً آج ہند میں کوئی مسلمان نظر نہ آتا۔ یہاں تو صرف چند غلط الاٹمنٹوں کا سوال ہے۔ جو حقداروں کی بجائے وزیر وزراء کھا گئے ہیں۔ لیکن وہاں تو ایک پوری قوم کی تباہی کا سوال درپیش تھا۔ کیا اسی کا نام اسلام ہے۔ کہ انسان اپنی آنکھ کا تو شہتیر تک نہ دیکھے۔ لیکن دوسرے کی آنکھ کے تنکے پر بھی معترض ہو۔ اللہ۔ اللہ۔

اسلام فلسفہ اور سائنس سے نہیں ڈرتا

ایک اخبار سے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی گئی ہے:۔

آجکل اخباروں اور ادبی حلقوں میں ترقی پسند مصنفین کے متعلق بحث چل رہی ہے۔ عوام کا خیال ہے کہ یہ لوگ سیاسی اور مذہبی عقائد کے لحاظ سے روس کے سرخ رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ لوگ اس خیال کے خلاف بیانات چھپواتے ہیں۔ اس بحث سے دلچسپی رکھنے والے احباب واسطے ثواب کے ذیل کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ اس انجمن کے ایک جلسہ میں کامریڈ فیروز الدین نے "عرب عتیق اور اسلام" کے عنوان سے ایک مقالہ پڑھا۔ اس پر بحث ہوئی۔ تو طفیل احمد نے کہا۔

"آج تک اسلام کے مطالعہ میں عقیدے پر علم کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ترقی پسند مصنفین کی حیثیت سے ہمیں عقیدے کے انداز نظر سے ہٹ کر عقلی اور سائنٹیفک طریقہ سے دیکھنا پڑیگا۔" دیکھی آپ نے ترقی پسند مصنفین کی حیثیت؟

مسٹر طفیل احمد صاحب نے جو چیلنج اسلام کو دیا ہے۔ اسکو منظور کرنے سے ہمیں ڈرنا نہیں چاہیئے۔ ہم انشاءاللہ دیکھیں گے۔ کہ اسلام اس امتحان میں سے بھی کامیاب ہو کر نکلے گا۔ یہ چیلنج صرف مسٹر طفیل احمد کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمام سائنسی دنیا کا کھلا چیلنج ہے۔ جو وہ اس وقت مذہب کو دے رہی ہے۔ اور یہ چیلنج ان مذاہب کے نقطۂ نظر سے دیا گیا ہے۔ جن کی بنیاد صرف چند غیر معقول عقیدے ہیں لیکن اسلام ایک مکمل لائحۂ عمل ہے۔ جو سرمایہ داری جمہوریت اور اشتراکیت کا خود ان کے میدانوں میں مقابلہ کرسکتا ہے۔ اور انکو شکست دے سکتا ہے۔ ہمیں اس پر پورا پورا اعتماد ہے۔ مسٹر طفیل احمد یا اور کوئی عقل پرست چاہے۔ تو اسکو آزما کر دیکھ لے۔

آسمانی مصلح کی ضرورت

از مکرم ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ

۴

ایک سوال اور اس کا جواب

رہا یہ سوال کہ ولولا ان تصیبھم مصیبة بما قدمت ایدیھم کہ ان کی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کو دیکھ کر ہم نے سزا کیوں نہ دی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک سزا کو ملتوی کیوں کئے رکھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے فیقولوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیاتک ونکون من المومنین کہ اگر ہم بغیر کسی مصلح کو بھیجے محض گناہوں کو دیکھ کر سزا دے دیتے۔ تو ان کا ہم پر یہ اعتراض ہوتا کہ اے اللہ اگر ہم بدکردار ہو گئے تھے۔ ہمارے اعمال فی الواقعہ قابل سزا ہو گئے تھے ہم میں تقوےٰ و طہارت باقی نہ رہی۔ اور ہمارا ایمان فی الواقعہ حقیقی ایمان نہ رہا تھا۔ تو آپ نے کیوں نہ ہماری اصلاح کے لئے اور ایمان حقیقی پیدا کرنے کے لئے کسی نبی کو بھیج دیا۔ اگر تو کسی نبی کو بھیجتا تو ہم یقیناً اس پر ایمان لا کر اپنی اصلاح کر لیتے۔ پھر اسی مفہوم کی ایک آیت سورہ طٰہٰ رکوع آخری میں ہے۔ جیسے فرمایا ولو انا اھلکنا ھم بعذاب من قبلہ کہ اگر ہم ان لوگوں کو ان کی بداعمالیوں اور کثرت گناہ کے باعث نبی مبعوث کرنے سے قبل ہلاک کر دیتے۔ تو ان کا ہم پر اعتراض ہوتا۔ اے ہمارے رب تو نے ہم کو سزا دینے سے قبل ہماری طرف کوئی نبی کیوں نہ بھیج دیا اگر آپ کسی مصلح کو بھیج دیتے۔ تو ہم ضرور تیری آیات کے تابع ہو جاتے۔ اور اپنی ذلت و رسوائی کی سزا سے بچ جاتے۔

کلیہ قاعدہ

پھر اسی مضمون کو کلیہ قاعدہ کا رنگ دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا (سورہ بنی اسرائیل) کہ کوئی قوم خواہ کس قدر بھی گنہگار ہو اور بداعمالیوں میں حد سے تجاوز کر جائے۔ ہم اس قوم کو بحیثیت قوم اس وقت تک سزا نہیں دیتے۔ جب تک ان کی طرف اپنا کوئی رسول نہ بھیج لیں۔ اس کی وجہ قرآن کریم نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ کوئی قوم اپنے نبی کے بعد میں ہو جانے کی وجہ سے جو گناہوں اور بداعمالیوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ تو یہ سب کچھ غفلت کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ اور اگر اسی غفلت کی حالت میں خدا تعالےٰ ان کو سزا دے دے تو یہ سزا ظالمانہ ہوگی جیسے فرمایا۔ لم یکن ربک مھلک القری بظلم واھلھا غافلون (سورہ انعام ع ۱۶) کہ خدا تعالےٰ کی یہ شان نہیں۔ کہ وہ کسی بستی کو ظلم سے ہلاک کرے۔ درانحالیکہ وہ غافل ہوں۔ اور پھر فرمایا وما کان ربک مھلک القری حتی یبعث فی امھا رسولا یتلوا علیھم آیاتنا (سورہ قصص ع ۶) یعنی تیرے رب کی شان کے یہ بات خلاف ہے۔ کہ وہ کسی بستی کو ہلاک کرے۔ یہاں تک کہ اس میں کوئی رسول نہ بھیجے۔ جو ان کو اللہ تعالےٰ کی باتوں سے خبردار کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ” اصل بات یہ ہے کہ نبی عذاب کو نہیں لاتا بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کے لئے نبی کو لاتا ہے۔ اور اس کے قائم ہونے کے لئے ضرورت پیدا کرتا ہے۔ اور سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں“۔ (تجلیات الٰہیہ صہ)

خلاصۂ مضمون

مذکورہ بالا تمام آیات اس بات پر واضح دلائل ہیں۔ کہ انسان کسی ایک بات کو بھی زیادہ دیر تک یکساں طور پر محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ اس لئے ضرورت پڑتی ہے اس کے اعادہ اور اس کے تکرار کی۔ خواہ وہ چیز کھانے پینے اور پہننے سے تعلق رکھے۔ خواہ وہ علم و عرفان اور معرفت کی قسم سے ہو۔ اس لئے خدا تعالےٰ کھانے پینے وغیرہ کے سامان بھی بار بار دنیا کو دیتا رہا۔ اور جب تک دنیا آباد رہے گی۔ یہ سامان مہیا کرتا رہے گا۔ اسی طرح علم و عرفان کے قائم رکھنے کے لئے اپنے نبی و ہادی دنیا میں ہمیشہ عند الضرورت بھیجتا رہا ہے۔ اور جب تک دنیا آباد ہے۔ اور اس کا تعلق خدا تعالےٰ سے قائم رکھنا ضروری ہے۔ اس وقت تک خدا تعالےٰ عند الضرورت اپنے مصلحین کو بھیجتا رہے گا۔ مصلحین کو کسی وقت دنیا میں بھیجنے سے بند کرنے کی یا تو یہ صورت ہو سکتی ہے۔ کہ تمام انسانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ نہ انسان رہیں نہ ان کے لئے کسی مصلح کی ضرورت رہے۔ (نہ رہے بانس نہ بجے بانسری) یا پھر دنیا کی دینی حالت ایسی کر دی جائے۔ کہ وہ ہمیشہ اصلاح اور تقویٰ طہارت پر نہ صرف یکساں طور پر قائم رہے بلکہ خود بخود ترقی کرتی چلی جائے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ دنیا آباد بھی رہے اور ان کے تقوےٰ و طہارت کی حالت یکساں بھی نہ رہے بلکہ دینی اور اخلاقی حالت اس قدر گرتی چلی جائے کہ یہ سمجھنا بھی مشکل ہو جائے کہ یہ کسی نبی کی جماعت ہے بھی کہ نہیں اور خدا تعالےٰ ان کو اسی حالت میں رہنے دے اور اپنے مصلحین اور ہادیوں کو بھیجنا بند کر دے۔ اس صورت میں خدا تعالےٰ پر یہ اعتراض آتا ہے کہ ایک وقت تک تو لوگوں کی حالت روحانی خراب ہونے پر اپنی طرف سے مصلح اور ہادی بھیجتا رہا مگر بعد میں ویسی ہی ضرورت پیدا ہونے پر کیوں مرسل خدا نے اپنے نبی بھیجنے بند کر دیئے۔ مصلحین کے بند کرنے کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

ا۔ یا تو دنیا میں فتنہ و فساد۔ بے دینی و جہالت ظلم و جور۔ گناہ و عیوب کی تعداد کس قدر بھی کثرت ہو جائے خدا تعالےٰ دنیا کو کچھ نہ کہے بلکہ ہر قسم کے زنا۔ بدی اور بدکاری۔ بے دینی و جہالت اپنی آنکھوں سے دیکھے مگر ٹس سے مس نہ ہو۔ مگر یہ صورت چونکہ محال ہے کیونکہ خدا تعالےٰ دنیا میں کسی طرح بھی بدی اور بدکاری کو پسند نہیں کرتا جیسا کہ وہ فرماتا ہے ”لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول (پارہ چھٹا شروع) کہ اللہ تعالےٰ قولی طور پر بھی بدی کو پسند نہیں کرتا چہ جائیکہ فعلی طور پر اس کا کوئی ارتکاب کرے اور خدا تعالےٰ خاموش رہے بلکہ فرمایا ”یحب التوابین ویحب المتطھرین“ کہ وہ اپنی طرف رجوع کرتے رہنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

ب۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ خدا تعالےٰ گناہوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے بغیر کسی نبی کو بھیجے اور ان کو خبردار کئے بغیر ہی سزا دیدے مگر اس صورت میں سزا دینا خدا کے نزدیک ظلم ہے جو اس کی صفت قدوسیت کے خلاف ہے۔ لہٰذا یہی ایک صورت باقی رہ جاتی ہے کہ دنیا کی اصلاح کے لئے عند الضرورت اللہ تعالےٰ اپنے مصلحین کو بھیجتا رہتا کیونکہ صفت مرسل اس بات کا تقاضا کرتی تھی کہ خدا تعالےٰ وقتاً بوقت اپنے رسول بھیجتا رہتا۔ سو اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ اپنی صفت مرسل کے ماتحت عند الضرورت اپنے نبی بھیجے اور جب تک دنیا آباد ہے اور اس میں غفلت اور جہالت اور گناہ کا میلان موجود ہے۔ دنیا کا خالق و مالک اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے مصلحین کو بھیجتا رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ دنیا کا دور ختم ہونے کے بعد قیامت کے دن تمام مخلوق کو اپنے سامنے حاضر کر کے پوچھے گا۔ یا معشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی وینذرونکم لقاء یومکم ھذا قالو شھدنا علی انفسنا“ کہ اے جن و انس کیا تمہارے پاس ہم نے اپنے رسول نہ بھیجے تھے جو تم کو ہماری باتوں کا پتہ دیتے اور آج کے دن سے ڈراتے۔ تو وہ جواب دیں گے کہ بے شک آپ نے نبی بھیجے مگر ہم سے ہی کوتاہیاں ہوئیں اندریں حالت دنیا کے بقا تک کوئی ایسا زمانہ تسلیم کیا جائے کہ جس میں دنیا تو آباد ہو مگر ان کی اصلاح کے لئے انبیاء کو بھیجنا بند کر دیا جائے۔ تو قیامت کے دن خدا تعالےٰ کا اپنی تمام مخلوق سے یہ سوال کرنا کہ کیا تمہارے پاس ہمارے نبی نہ آئے تھے محال ہوگا۔ کیونکہ وہ کہیں گے ماجاءنا من بشیر ولا نذیر۔ ہمارے پاس تو کوئی مصلح آیا ہی نہ تھا۔ لہٰذا مصلحین کا ہمیشہ آتے رہنا اللہ تعالےٰ کی صفت اور بندوں کی حالت کے لحاظ سے ضروری ہے سو ایسا ہی ہمیشہ سے ہوتا رہا۔ کہ دنیا میں ہمیشہ مصلح آتے رہے اور یہ سلسلہ کبھی بند نہ ہوا۔ وھو المقصود۔ اور نہ آئندہ بند ہوگا۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس نے ضرورت ہادی دیکھ کر اپنا ایک رسول بھیج دیا ہے جس کی صداقت کے لئے ایک مضمون لکھا گیا ہے جو اس کے بعد ہدیہ ناظرین کیا جائے گا۔

وباللہ التوفیق +

سندھی ٹریکٹ

”جماعت احمدیہ کی شاندار اسلامی خدمات“ کے عنوان سے سندھی زبان میں ٹریکٹ چھپ کر تیار ہو چکا ہے۔ جماعتوں کو بحصہ رسدی بھیجا جا رہا ہے۔ اس ٹریکٹ کی جماعتوں کی طرف سے مانگ متقی احباب مناسب طریق پر اسے تقسیم فرمائیں اور تبلیغی جدوجہد کو بڑھائیں۔ جن جماعتوں کو ٹریکٹ نہ ملے یا جن احباب کو مزید ٹریکٹوں کی ضرورت ہو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔

غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ
سندھ بمنٹ ورکس روہڑی

درخواستہائے دعاء

ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی۔ بی۔ اے۔ بی ایس سی کے یونیورسٹی کے امتحانات ۲۴ مئی سے شروع ہیں۔ احباب جماعت بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ تعلیم الاسلام کالج کے تمام طلباء کو کامیابی عطا فرمائے۔ سید بشیر احمد تعلیم الاسلام کالج لاہور

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ بدر حمید دختر عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ براہ کرم ان کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

مسعود احمد واقف زندگی۔ متعین دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حال ناصر آباد اسٹیٹ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

رپورٹ کارگذاری بابت ماہ مارچ ۱۹۴۸ء

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ مارچ میں تبلیغ کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کے لئے ہر ممکن ذرائع سے کام لیا جاتا رہا۔ ہمارے سامنے جو کام ہے اس کے مقابلہ میں ہمارے ذرائع اور کوششیں بہت ہی حقیر ہیں تاہم خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق جو کچھ بھی کیا جا سکا۔ اس کی مختصر رپورٹ احباب کی خدمت میں پیش ہے تا ہمارے دوست اپنی دعاؤں کے ذریعہ ہماری مدد فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ممالک میں اسلام کا بول بالا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

ہماری تبلیغی میٹنگ

اس ماہ میں تبلیغی میٹنگ کا انتظام ہیگ میں کیا گیا جس کے لئے چٹھیوں کے ذریعہ احباب کو اطلاع کی گئی اور بعض نئے احباب کو کھینچنے کے لئے ایک ہزاروں کی تعداد میں چھپنے والے اخبار میں میٹنگ کا اعلان چھپوایا گیا۔ اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انتظام کی نسبت زیادہ احباب تشریف لائے جن میں سے بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی تھے۔ جن میں سے مسٹر خان وفلوخت اور مسٹر پراخ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مقدم الذکر دوست ایڈووکیٹ اور جرنلسٹ ہیں اور مؤخر الذکر بہت بڑی سوسائٹی کے قابل لیکچرار ہیں۔

اس میٹنگ میں مکرم حافظ صاحب نے مسئلہ جہاد پر لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے قرآن مجید کی آیات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات اور احادیث سے ثابت کیا کہ اسلام ہرگز ہرگز تلوار کے ذریعہ نہیں پھیلا بلکہ اسلام رواداری اور محبت کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کے بعد محترمہ ناصرہ زمرمن نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر بائیبل میں" کے موضوع پر نہایت مدلل تقریر کی۔ قریباً نو دس پیشگوئیاں نہایت وضاحت سے پیش کرکے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہر عیسائی کا فرض ہے۔ آپ پر ایمان لائے بغیر عیسائی حقیقی عیسائی کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔

تقاریر کے اختتام پر حاضرین کو سوالات پوچھنے کا موقعہ دیا گیا۔ جن کے جوابات خاکسار نے دیئے۔ مسٹر زمرمن اگرچہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے مگر ہمارے مسائل سے بہت حد تک واقف ہیں۔ انہوں نے بھی بعض سوالات کے جوابات دیئے جن کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔

اس جلسہ کی صدارت کے فرائض ایک عیسائی دوست مسٹر دافت نے نہایت خوش اسلوبی سے ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ عیسائی اب اسلام کے قریب آرہے ہیں ورنہ یہ لوگ اسلام کے نام سے ہی بھاگا کرتے تھے

دوسری مجالس میں شرکت

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہمارا دوسری میٹنگوں اور اجلاسوں میں شریک ہونے کا لوگوں پر بہت اثر پڑتا ہے اور خاکسار کی عملی رواداری کو دیکھ کر وہ بھی ہمارے اجلاسوں میں شریک ہونے کی جرأت کرتے ہیں اور بعض نئے احباب سے تعارف بھی پیدا ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ اگر سوالات کا موقعہ پیدا ہو جائے تو بغیر کچھ خرچ کئے بہت سے لوگوں تک اپنے خیالات پہنچانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے عموماً اس قسم کے مواقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس ماہ ایک دفعہ برادرم مکرم حافظ صاحب کرسچن یوتھ ریلی میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں انہیں بعض لوگوں سے گفتگو کا موقعہ بھی ملا۔ اس قسم کے موقعہ پر ایک مبلغ اسلام کا لوگوں کو دکھائی دینا بھی تبلیغ اسلام کا ایک ذریعہ ہے۔

خاکسار کو دو دفعہ تھیوسوفیکل سوسائٹی کی میٹنگ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ تناسخ کے متعلق کچھ سوالات کرنے کا موقعہ پیدا ہو گیا۔ لیکچر کے بعد بعض نئے ممبران سے تعارف پیدا کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ لیکچرار سے بھی تعارف پیدا کیا اور کچھ دیر گفتگو کی۔ ایک دفعہ خاکسار کو ایک دہریوں کی میٹنگ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ لیکچرار کے ساتھ بعد میں کچھ دیر گفتگو بھی کی اور ان کے بعض ممبران سے بھی گفتگو ہوئی اسی وجہ سے یہ لیکچرار صاحب ہماری میٹنگ میں بھی تشریف لائے۔ ایک دفعہ انارکو بیلیمی سوسائٹی کے ایک اجلاس میں شرکت کا موقعہ ملا اور ان کے ممبران کے ساتھ گفتگو کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ ایک دو نے ہمارے جلسہ میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ بعض کو اشتہارات دیئے۔

ملاقاتیں

ملاقاتیں دو طرح کی ہوتی ہیں (ا) بعض احباب ہمیں گھر پر ملنے کے لئے تشریف لاتے ہیں (ب) بعض احباب کو ہم ان کے گھروں پر ملنے کے لئے جاتے ہیں۔ دونوں قسم کی ملاقاتوں کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ پہلی قسم کی ملاقاتوں کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل دوست خاص طور پر قابل ذکر ہیں (۱) مسٹر دلیون۔ یہ دوست قریباً چھ سات دفعہ ملنے کے لئے آئے اور ہر دفعہ دو تین گھنٹہ تک گفتگو کرتے رہے۔ یہ دوست دیر سے زیر تبلیغ ہیں اور اب بہت حد تک اسلام کی خوبیوں کے قائل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دو تین دفعہ مسٹر خان وانگ تشریف لائے اور ہر دفعہ دو تین گھنٹہ تک گفتگو فرماتے رہے۔ ایک دفعہ مسٹر تانگس تشریف لائے اور تقریباً اڑھائی گھنٹہ تک گفتگو فرماتے رہے۔ یہ دوست بھی دیر سے زیر تبلیغ ہیں۔ ان کی ہدایت کے لئے بھی احباب خاص طور پر دعا فرمائیں۔ امید ہے کہ اگر انہوں نے اسلام قبول کر لیا تو تبلیغ کے لئے بہت حد تک مفید ثابت ہوں گے۔

ایک دن چار ڈچ احباب تشریف لائے اور ایک گھنٹہ تک معلومات حاصل کرتے رہے۔ ایک دن مسز خان دیرخ ہمارے احمدی بھائی کی اہلیہ صاحبہ تشریف لائیں اور ایک گھنٹہ تک گفتگو کرتی رہیں۔ انہیں کچھ لٹریچر بھی مطالعہ کیلئے دیا گیا۔ ایک دن مسٹر خاف روضن تشریف لائے۔ ایک دوست مسٹر شوا تشریف لائے جن کے ساتھ مکرم حافظ صاحب کو گفتگو کا موقعہ ملا۔ ایک دن رومن چرچ کے دو مشنری تشریف لائے۔

(ب) دوسری قسم کی ملاقاتوں کے سلسلہ میں ایک دفعہ خاکسار مکرم حافظ صاحب کی معیت میں لائڈن پروفیسر کرمرز سے ملنے گیا۔ مکرم حافظ صاحب نے ان سے ملاقات وغیرہ کا وقت معین کیا ہوا تھا۔ آجکل یورپ کے مستشرقین مل کر ایک نئی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام گہری نظر ثانی کے ساتھ نیز بعض نئے مضامین داخل کرکے دوبارہ شائع کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اور پروفیسر مذکور اس کام کے انچارج ہیں۔ مکرم حافظ صاحب نے پروفیسر موصوف سے اسی سلسلہ میں ملاقات کا وقت لیا تھا تا انہیں عرض کر سکیں کہ احمدیت سے متعلق حصہ چھپنے سے قبل اگر ہو سکے تو ہمیں دیکھنے کا موقعہ دیا جائے تا کہیں کوئی ایسا مضمون شائع نہ ہو جو اسلام کی تعلیم سے ناواقفی کی بنا پر شائع ہو سکتا ہے۔ پروفیسر موصوف نہایت تپاک سے ملے اور نہایت خوشی کا اظہار کیا کہ ہم ان سے ملنے کے لئے آگئے۔ مکرم حافظ صاحب ان کیلئے بعض کتب ساتھ لے گئے تھے جو انہیں دی گئیں اور عرض کیا گیا کہ انسائیکلوپیڈیا میں نہایت ہی احتیاط سے کام لیا جائے اور کوئی مضمون بھی ایسا شائع نہ ہو جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہو۔ لکھتے وقت ہمارا لٹریچر مدنظر رہے۔ ہماری اس درخواست پر پروفیسر موصوف نے ہمیں یقین دلایا کہ چھپنے سے پہلے ان مضامین کو دیکھنے کا موقعہ دیا جائے گا اور ہمارے نقطۂ نگاہ کے خلاف اسلامی تعلیم کو پیش نہیں کیا جائے گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس معاملہ میں خاص طور پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا ہم اسلام کے خلاف چھپنے والے مضامین کو چھپنے سے روک سکیں۔

ایک دفعہ خاکسار پروفیسر خان وانگ کے ہاں گیا۔ جہاں ان کے بھائی نے ایک مضمون نبی اکرمؐ کا ذکر بائیبل میں پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد دو گھنٹہ تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ آئندہ ملاقات کے لئے بھی وقت کی تعیین کی گئی۔ ایک دفعہ مکرم حافظ صاحب کے ساتھ مسٹر خان فاسن کے ہاں جانے کا موقعہ ملا جہاں مکرم حافظ صاحب نے بارن چرچ کے دو پادریوں کے ساتھ دیر تک گفتگو فرمائی اور انہیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ خاکسار کو دو دفعہ خان فاسن کے ہاں جانے کا موقعہ ملا۔ دو تین دفعہ خان ودمن کے ہاں جانے کا موقعہ ملا۔ ان کے ساتھ مسیحی بادشاہت کے موضوع پر گفتگو ہوتی۔ اور انہیں قرآن مجید کا جرمنی ترجمہ مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ ایک دن مسٹر دافت کے ہاں جانے کا موقعہ ملا۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ ان کی اہلیہ صاحبہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ کر رہی ہیں۔ انہیں بعض اور کتب بھی مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ ایک دن مسٹر گیریتی سے ملنے کے لئے گیا۔ دو تین دفعہ خاکسار کو مسٹر ودد مانٹ کے ہاں جانے کا موقعہ ملا ان کے ایک مہمان سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دن مکرم حافظ صاحب کی معیت میں خان وانگ کے ہاں جا کر تبلیغ کا موقعہ ملا۔ خاکسار دو دفعہ راٹرس کے ہاں گیا۔ دو تین دفعہ مسز ایبرو کہ جو لیبرل مسلم لیگ کی وائس پریذیڈنٹ ہے سے ملاقات ہوئی اور اسلامی تبلیغ کی خوبیوں پر گفتگو ہوتی رہی۔ ایک دفعہ مسٹر برخسمہ کے ہاں جا کر دو گھنٹہ تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دن مسٹر زمرمن کے ہاں ایک ایڈووکیٹ کے ساتھ گفتگو کرنے کا موقعہ ملا اور دو تین دفعہ خاکسار کو محترمہ رقیہ جرمن نو مسلمہ غیر مبائع سے ملنے کا موقعہ ملا۔ یہ جرنلسٹ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ ہمارے سلسلے کی طرف آرہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے

تبلیغی سفر

خاکسار کو دو دفعہ ایمسٹرڈم جانے کا موقعہ ملا جہاں اپنے نو مسلم بھائی محمود ہرائر سے قید خانہ میں جا کر ملاقات کی۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک ان کے پاس رہے۔ ہماری ملاقاتیں ان کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوتی ہیں۔ ہمارے یہ بھائی نہایت ہی جوشیلے ہیں۔ اپنے طور پر اپنے ساتھیوں میں تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اس سے قبل ایک دوست ان کے ذریعہ اسلام قبول کر چکے ہیں انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے ایک جرمن ساتھی کو تبلیغ کر رہے ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب "اقتصادی نظام" کا خاص طور پر مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ اس کتاب کا ان پر خاص اثر ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خداداد قابلیت کے بہت مداح ہیں۔ ان کے پاس بعض یورپین ماہرین کی اقتصادیات کی کتب بھی ہیں۔ مگر حضور کے اس لیکچر کا ان پر سب سے اچھا اثر ہے۔ اس کے علاوہ مسٹر المہدی عبدالرحمن رجا کوپے سے ملاقات کی۔

مسٹر بولیمن سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔

(۲) ایک دن ایک دوست کی دعوت پر انہیں ملنے گیا۔ چونکہ انہیں انگریزی نہیں آتی تھی۔ اور وہ ڈچ مسلم سے ملنے کے شائق تھے۔ اس لئے مسز زمرمنی بھی تشریف لے گئیں۔ دو گھنٹہ تک ان کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی۔ وہ بہت دیر تک مسز زمرمنی کے ساتھ اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کرتے رہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن پر ہماری گفتگو کا اچھا اثر رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ انہیں قبول اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

(۳) ایک دفعہ مکرم حافظ صاحب لائڈن تشریف لے گئے۔ جہاں مسٹر العطاس سے ملاقات کی۔ ان کے علاوہ دو اور احباب بھی موجود تھے۔ کافی دیر تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ مسٹر العطاس انڈونیشیا سے یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں عربی الاصل ہیں۔ دیر سے زیر تبلیغ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ انہیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۵) متفرق

(۱) "ہالینڈ میں ایک کانفرنس مذاہب عالم" منعقد ہونے والی ہے۔ منتظمین کی طرف سے ہمیں بھی دعوت نامہ پہنچا جس کے جواب میں رضامندی کا اظہار کیا گیا۔ اُمید ہے کہ اس موقعہ پر اسلامی تعلیم کی خوبیوں کو پیش کرنے کا اچھا موقعہ مل جائے گا۔

(۲) اس ماہ ہمارے بھائی چوہدری عبد اللطیف صاحب جرمنی سے تشریف لائے۔ تقریباً دس دن تک ہمارے پاس مقیم رہے۔ ملاقاتوں وغیرہ میں ہمارے ساتھ ہوتے تھے۔ انہیں الوداع کہنے کے لئے سکینڈ ٹکسٹ گئے۔

(۳) اس ماہ پروفیسر سید اقبال علی شاہ صاحب لنڈن سے تشریف لائے۔ ایک ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے تین چار دفعہ عرصہ قیام میں ہمیں ملنے کے لئے تشریف لائے۔

(۴) خاکسار نے "کیا مسیح صلیب پر فوت ہوئے" کا مضمون ٹائپ کر کے پروفیسر خان وانگ کی خواہش پر انہیں دیا۔ اس کے علاوہ نبی اکرمؐ کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیوں کا مضمون بھی ٹائپ کر کے پروفیسر موصوف کو دیا گیا۔ انہوں نے نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ اور نہایت غور سے مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔

(۵) چالیس کے قریب خطوط لکھے گئے۔ (۶) بعض احباب کو لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

آخر میں احباب کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے کہ احباب ہمارے مشن کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ آپ بزرگوں کی دعائیں ہمارے کام میں آسانی پیدا کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ ہمارے مادی ذرائع بہت ہی محدود ہیں۔ ذرائع محدود ہونے کی وجہ سے ہم جتنا کام کر سکتے ہیں۔ اُتنا بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اُمید ہے کہ احباب کرام ہمارے لئے خاص طور پر دعائیں فرماتے رہیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

لگان داری کی انکوائری کمیٹی کا سوالنامہ

مغربی پنجاب کے موجودہ لگان داری کے قوانین میں کس طریق سے اور کس حد تک ترمیم یا تبدیلی کی جائے کہ وہ صوبے کی موجودہ زرعی معیشت کے مطابق ہو۔ اور بالخصوص مہاجر مزارعین کے لئے موزوں ہو یہ اہم سوال ہے۔ جس پر لگان داری کی انکوائری کمیٹی نے ۳۰ نکات کا ایک سوالنامہ جاری کیا ہے۔ جس کے ذریعہ عوام کی رائے معلوم کی جائے گی۔

یہ کمیٹی کچھ عرصہ قبل گورنر مغربی پنجاب نے اس سلسلے میں سفارشات پیش کرنے کے لئے مقرر کی تھی۔

اس مسئلہ میں دلچسپی رکھنے والے احباب اپنے جوابات ۱۰ جون ۱۹۴۹ء تک کمیٹی کے سیکرٹری کو بھیج دیں جواب کی صرف ایک صاف لکھی ہوئی کاپی کافی ہے۔

سوالنامے کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔

سوالنامہ :- حصہ اول۔ عام

(۱) جہاں تک کہ امور ذیل کا تعلق ہے۔ آپ کے خیال میں موروثی اور غیر موروثی مزارعان سے متعلقہ موجودہ قانون میں کیا کیا تبدیلیاں کی جانی مناسب ہیں؟

(ل) میعاد رعیتی۔ حقوق رعیتی کا انتقال۔ وراثت اجارہ شکنی۔

(ب) مالک یا مزارعہ کی طرف سے کھاتہ رعیتی میں ترقی اور اس کا معاوضہ۔

(ج) وجوہات جن کی بناء پر مزارعہ کو بے دخل کیا جائے اور بے دخل کرنے کا ضابطہ۔

(د) اضافہ تخفیف، تصفیہ کمی بیشی اور ادائیگی اور معافی لگان جو کہ زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ و فعل رعیتانہ پنجاب ۱۸۸۷ء کی رو سے وصول کیا جاتا ہے یعنی کہ :-

(۱) بذریعہ بٹائی یا کنکوت ادا کیا۔

(۲) بذریعہ اُن شرحوں کے جو فصل پیداشدہ کی نوعیت کے لحاظ سے مقرر ہوں ؛ یا

(۳) بذریعہ اُس شرح کے جو رقبہ زمین کی تعداد کے لحاظ سے مقرر ہو ؛ یا

(۴) بذریعہ بالمقطع لگان کھاتہ رعیتی کے ؛ یا

(۵) بذریعہ طریقہ ہائے مصرحہ تحتی دفعہ ہذا کے ضمن ہائے (۱) (۲) میں سے کسی ایک طریقے کے بموجب اور جزواً کسی اور طریقہ یا طریقوں کے بموجب"۔

(ھ) کوئی دیگر امر قابل ذکر متعلقہ کھاتہ رعیتی۔

(۲) (ل) کیا آپ کے خیال میں مزارعان موروثی کی اقسام میں آزادی کی ضرورت ہے۔ یا یہ کہ آیا کسی قسم کے مزارعان کو میعاد رعیتی کی بناء پر کسی اور وجہ کے ماتحت حقوق دخیل کاری کے حصول کا حق دیا جائے؟

(ب) آیا حقوق دخیلکاری کی تفویض کاشتکاری میں بہتر کارکردگی کی ممد ہوتی ہے یا اس کے برعکس؟

(ج) کیا آپ موجودہ حقوق دخیلکاری کو مالکان و مزارعان کے حق میں بالعوض منقول معاوضہ منجانب مالکان (بشمول گاؤں) یا منجانب مزارعان کالعدم کر دینے کے حق میں ہیں یا نہیں؟

(۳) کیا آپ کے خیال میں مزارعان غیر موروثی کے حق رعیتی کے لئے مزید تحفظ کی ضرورت ہے۔ اور اگر ہے تو اس کی نوعیت کیا ہونی چاہیئے؟ کیا آپ کے خیال میں اُن کو کھاتہ ہائے رعیتی میں حق وراثت حاصل ہونے چاہئیں؟ اگر آپ اس کے حق میں ہیں۔ تو ایسے مزارعان کے لئے امور مندرجہ سوال ۱ کی نسبت آپ کیا شرائط تجویز کریں گے؟

حقوق وراثت کا کیا طریقہ ہونا چاہیئے۔ اور کھاتہ ہائے رعیتی کا غیر اقتصادی طور پر منقسم ہونے کا تدارک کیا جائے؟ ایک کھاتہ رعیتی جو پرمنفعت ہو سکے۔ اس کا رقبہ کم سے کم کیا ہونا چاہیئے؟

(۴) اگر آپ مزارعان غیر موروثی کے حقوق رعیتی کے مزید تحفظ کے حق میں ہیں۔ تو کیا آپ کوئی ایسی تجویز پیش کریں گے۔ جس کی بدولت مالک اراضی یا اس کا وارث اپنی خود کاشت کے لئے اپنی ملکیت کے کسی حصہ پر بدستور قابض رہے۔ یا کسی وقت حاصل کر سکے؟ نیز اس صورت میں ایسے حصہ کا زیادہ سے زیادہ کتنا رقبہ ہونا چاہیئے؟

(۵) اگر آپ مزارعان غیر موروثی کے موجودہ حقوق رعیتی کے مزید تحفظ کے حق میں ہیں۔ تو آپ اس امر کی پیش بندی کس طرح کریں گے۔ کہ وہ اغراض و مقاصد جن کی خاطر سرکاری زرعی فارم قائم کئے گئے ہیں۔ یا جن کی خاطر سرکاری زمین عطیہ کیا جاتا ہے۔ یا پٹہ داری دی جاتی ہے کما حقہٗ محفوظ و مامون رہیں گے؟ کیا کوئی ایسی صورتیں بھی ہیں۔ مثلاً اراضی جنگلات جن میں مزارعان غیر موروثی کو حقوق رعیتی میں مزید تحفظ تفویض نہ کی جائے۔

(۶) کیا آپ ایسی امتناعی قانونی شرائط کے حق میں ہیں کہ جو روکیں:

(ل) مالک اراضی کو مزارعہ کو حق رعیتی دیتے وقت کسی نذرانہ لینے سے باز رکھا جائے۔

(ب) مالک اراضی کو مزارعہ سے لگان کے علاوہ غیر قانونی دوسرے مطالبات لینے سے باز رکھا جائے۔

اگر آپ اس کے حق میں ہیں تو آپ ایسی شرائط قانون کو کس طرح نافذ کریں گے؟

(۷) کیا مالک اراضی رعیت سے کوئی بیگار لیتے ہیں؟ اس قسم کی مثالیں دیں۔ اور اس کا تدارک تجویز کریں۔

(۸) جہاں تک کہ اس حصہ کے سوالات کا اطلاق مفتوحہ یا کسی دیگر ضلع پر ہے۔ کیا آپ اپنے جوابات میں کوئی تبدیلی ترمیم کریں گے۔ اور اگر ایسا ہے۔ تو اس کی وضاحت کریں۔

(۹) کیا رعیت کو اپنی پیداوار کو منڈی یا دیگر جگہ بیچنے میں کوئی دقت پیش آتی ہے؟

(۱۰) کیا آپ کو داوڑان اور پیمانہ جات کے متعلق ایسی دھوکا علم ہے۔ جو رعیت کے لئے مزید ساں ہو۔ اور آپ نے اُن کا کیا تدارک تجویز کیا ہے؟

حصہ دوم - مہاجرین

(۱) جہاں تک مہاجرین جو کہ مغربی پنجاب میں آنے سے قبل مالک اراضی نہ تھے کا تعلق ہے حسب ذیل امور کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے؟

(ل) موجودہ طریق میں جس کی رو سے مہاجر مزارعان سے لگان بصورت چند گنا معاملہ اراضی لیا جاتا ہے کوئی تبدیلی درکار ہے یا نہیں؟ اگر آپ کی رائے میں موجودہ شرح غیر مناسب ہے۔ تو آپ کس قدر تجویز کریں گے؟ اگر آپ کی رائے میں مندرجہ طریق کو تبدیل کیا جائے۔ تو کس طرح تبدیلی کی جائے؟ اور کب؟

(ب) ایسے مزارعان کی بے دخلی جب کہ وہ کھاتہ رعیتی پر قابض ہیں :-

(۱) منجانب محکمہ نو آبادیات ؛

(۲) منجانب ایک ایسے مہاجر جو کہ پیشتر ازیں مشرقی پنجاب یا ہندوستان کے کسی دیگر موجودہ علاقہ میں مالک اراضی تھا۔

(۳) دیگر امور جن کا حوالہ حصہ اول میں دیا گیا ہے۔

(۴) مزارعان قدیم سے متعلقہ ان امور کی نسبت آپ کی کیا تجاویز ہیں۔ جو کہ اراضی متروکہ کاشت کر رہے ہیں

حصہ سوم - لگان

(۱۲) لگان کی ادائیگی بصورت جنس اور بصورت نقدی کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ آپ ان دونوں میں سے کس کو ترجیح دیتے ہیں؟ اور آیا آپ اس امر کے حق میں ہیں۔ کہ ایک کی بجائے دوسرا طریق ادائیگی اختیار کیا جائے؟

(۱۳) جہاں لگان بذریعہ کنکوت یا جنسی بٹائی کی شکل میں لیا جاتا ہے۔ کیا آپ اس کے حق میں ہیں کہ:

(ل) مالک اراضی کے حصہ کی انتہائی حد مقرر کر دی جائے۔ (ب) ایک قانونی ضابطہ بنایا جائے۔ جس کی رو سے اس طرح کی کنکوت یا جنسی کٹائی کے وقت مزارعہ کو مجبور نہ کیا جائے۔ کہ وہ مالک اراضی کے حصہ مع ادائیگی بیج بصورت جنس (مع سود یا بدوں سود) جو مالک اراضی نے اس کو کاشت کے وقت دیا ہو سے ادا کرے۔

(۱۴) کیا آپ کی رائے میں نقدی لگان کی صورت میں بھی انتہائی حد مقرر ہونی چاہیئے؟ اگر ایسے ہو تو اس کا کیا طریقہ ہونا چاہیئے؟

(۱۵) اگر آپ کی تجاویز سے مالک اراضی کے خالص محاصل میں کوئی کمی واقع ہو تو کیا آپ کی رائے میں معاملہ زمین میں بھی تخفیف ہونی چاہیئے؟

(۱۶) کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے۔ کہ بعض مالکان اراضی اپنے مزارعان کو مجبور کرتے ہیں۔ کہ وہ پیداوار اُن کی وساطت سے فروخت کریں؟ اگر یہ درست ہے تو آیا اس طرح سے مزارعان کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یا نقصان وضاحت سے بیان فرمائیں؟

(۱۷) بیج۔ بیلوں کی خریداری۔ اور مالکان اراضی کی طرف سے مزارعان کو ضروری کاموں کے لئے قرضہ دینا کے متعلق آپ کی کیا تجاویز ہیں؟

کیا ایسی صورتوں میں سود کا لینا ممنوع قرار دیا جائے؟ اگر ایسے کیا جائے تو اس کی وجوہات اور دلائل پیش کریں۔

(۱۸) مالکان اراضی اور مزارعان کی طرف سے ادائیگی معاملہ زمین اور آبیانہ کے متعلق جو مختلف دستور ہمارے صوبہ میں رائج ہیں۔ اور اُن کے پیش نظر کیا آپ کچھ رد و بدل تجویز کرنا چاہتے ہیں۔ اور کس طریق پر۔

حصہ چہارم:۔ مالک کی یا رعیت کی طرف سے کھاتہ جات رعیتی میں ترقی۔

کیا آپ حسب ذیل لفظ "ترقی" کی تعریف میں جو ایکٹ مزارعت رعیتانہ پنجاب ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۴ (۱۹) میں کی گئی ہے۔ کسی قسم کی ترمیم کرنے کے حامی ہیں؟ "ترقی" سے کوئی ایسا کام متعلق کھاتہ رعیتی مراد ہے۔ جو کھاتہ مذکور کے لئے مناسب ہو۔ اور ان شرائط کے مطابق ہو۔ جن شرائط پر کھاتہ مذکور پر قبضہ حاصل ہے۔ اور اس کام کے ذریعہ سے کھاتہ رعیتی کی مالیت بڑھ گئی ہو۔ اور بڑھتی جاتی ہو۔ اور کام مذکور اگرچہ کھاتہ رعیتی پر نہ بنا ہو۔ مگر یا تو صریحاً اُس کھاتہ کے مفاد کے لئے بنا ہو یا بعد بننے کے کھاتہ مذکور کے مفاد کے لئے

تشریح اول:۔ ترقی مذکور میں علاوہ دیگر چیزوں کے یہ چیزیں بھی داخل ہیں۔

(الف) بنانا کوؤں اور دیگر کاموں کا واسطے ذخیرہ کرنے یا واسطے بہم رسانی پانی کے کاشتکاری کی غرضوں کے لئے

(ب) بنانا کاموں کا پانی کی نکاسی کے لئے اور واسطے حفاظت کے سیلاب سے اور

(ج) لگانا درختوں کا اور کاشتکاری کی غرضوں کے لئے زمین کو توڑ کرنا۔ احاطہ بندی کرنا۔ ہموار کرنا اُس کا بند باندھنا اور دیگر کام ہم قسم کرنا

(د) تعمیر کرنا ایسی عمارتوں کا جو کسی کھاتہ رعیتی میں زیادہ تر آسانی اور نفع کے ساتھ کاشتکاری کرنے کے لئے درکار ہوں اور

(ھ) اوپر کے لکھے ہوئے کاموں میں سے کسی کام کی تجدید یا اس کا دوبارہ بنانا یا اُس میں ایسے تغیرات یا ایزادیاں کرنا جو محض مرمت کی قسم کی نہ ہوں۔ اور جن سے ہمیشہ کے لئے اُن کاموں کی مالیت میں افزونی ہو۔ مگر اس میں ایسی صفائیاں۔ منڈ لگانا۔ ہموار کرنا احاطہ بندی کرنا۔ عارضی کنوویں اور پانی کی نالیاں جو رعیت نے معمولی کارروائی کاشت کے اثناء میں اور بدوں کسی صرف خاص کے بنائے ہوں۔ داخل نہیں۔ اور نہ اس میں کوئی ایسا مفاد داخل ہے جو کھیتی کے معمولی طریقہ کارروائی سے زمین کو حاصل ہو

تشریح دوم:۔ جس کام سے متعدد کھاتہ ہائے رعیتی کو فائدہ پہنچے۔ وہ کام ہر کھاتہ کی نسبت "ترقی" متصور ہو جا سکتا ہے۔

تشریح سوئم:۔ کوئی کام بنایا ہوا کسی رعیت کا ترقی متصور نہیں ہو سکتا۔ اگر اُس سے مالک اراضی کی جائداد کے کسی اور حصہ کی مالیت گھٹ جائے

(۱۸) جہاں تک مزارعان موروثی و غیر موروثی اور مالکان اراضی کے حقوق کا تعلق کھاتہ رعیتی میں ترقی عمل میں لانے سے ہے۔ کیا آپ ایکٹ دخل رعیتانہ میں کوئی تبدیلی تجویز کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کھاتہ رعیتی میں کوئی ترقی عمل میں لائی جائے۔ تو اُس کا اثر مالک اراضی کے واجب الادا لگان پر کیا ہونا چاہیئے؟

(۱۹) آپ کی اس تجویز کے متعلق کیا رائے ہے کہ کاشتکاران موروثی ذیلدار دوں کے علاوہ دیگر مزارعان کی صورت میں مالک اراضی کے حقوق مالکانہ قیمت ادا کر کے خرید کر لئے جائیں اور اُن کو مکمل مالک بنا دیا جائے؟ کیا ایسی کارروائی کی آپ اُن مزارعان کی صورت میں بھی سفارش کریں گے جو کہ سرکار کی طرف حقوق رعیتی رکھتے ہیں؟ یہ قیمت کس طرح مقرر ہونی چاہیئے۔ اور اس کی ادائیگی کی کیا صورت ہو گی۔

حصہ پنجم:۔ کھاتہ ہائے رعیتی کے چھوٹے حصوں میں تقسیم:۔

(۲۰) کھاتہ ہائے رعیتی کے چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم ہونے سے مزارعین کی آمدنی پر بڑا اثر پڑتا ہے؟ اپنی تجاویز پیش کریں

(۲۱) کیا آپ کی رائے میں اگر کسی حلقہ یا حصہ حلقہ کے ۵۱ فی صدی مالکان اراضی اشتمال اراضیات کے حق میں ہوں تو سرکار جبری طور پر اشتمال اراضیات عمل میں لائے؟ موجودہ صورت میں ایکٹ اشتمال اراضیات پنجاب ۱۹۳۶ء کی دفعہ ۳ (۲) کی رو سے اشتمال اس وقت عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ جبکہ کسی حلقہ یا حصہ حلقہ کے کم از کم دو تہائی مالکان اراضی جو کم از کم تین چوتھائی رقبہ مزروعہ کے مالک ہوں رضامندی کا اظہار کریں۔

(۲۲) کیا مزارعان کو حقوق وراثت یا حقوق موروثیت کی تفویض کی وجہ سے کھاتہ ہائے رعیتی کے حصص میں اضافہ نہ ہو گا؟ کیا آپ اشتمال اراضیات یا مشترک کاشت یا کوئی اور طریقہ کھاتہ ہائے رعیتی کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم ہونے سے بچانے کے لئے پیش کر سکتے ہیں؟

حصہ ششم مقدمہ بازی کیا مالکان اراضی اور مزارعان (موروثی اور غیر موروثی) کے مابین مقدمہ بازی کثرت سے ہے؟ اگر ہے تو اسکو کسطرح سے کم کیا جا سکتا ہے۔

کالی کھانسی کا علاج

لنڈن ۲۱ مئی۔ طبی رائے ہے کہ طیارے میں پرواز کے طریقہ سے کالی کھانسی کے علاج سے کافی لوگوں کو فائدہ ہو سکتا ہے ایک موقعہ پر بیس بچوں کو جو اس تکلیف دہ بیماری میں مبتلا تھے۔ جہاز پر لے جایا گیا۔ بہت سوں کو فوراً افاقہ ہوا۔ اور بعض کچھ عرصہ بعد اچھے ہو گئے۔ (اسٹار)

مستشرقین کا ہیڈکوارٹر

نیویارک ۲۲ مئی۔ یہاں کے مڈل ایسٹ انسٹی ٹیوٹ کے میگزین کے مطابق یورپ کے چند مستشرقین نے ایک انجمن قائم کی ہے جس کا نام مشرقی تحقیقات کی بین الاقوامی انجمن ہے۔ اور اس کا ہیڈکوارٹر استنبول میں ہے اس انجمن کا مقصد یہ ہے کہ مستشرقین کو جنگ کی چھوٹی چھوٹی قومی جماعتوں کی بجائے ایک بڑی بین الاقوامی انجمن کے ذریعہ ایک دوسرے سے قریب رکھا جائے۔ اب تک اس انجمن کے تمام دنیا میں بیس اراکین ہیں۔ جو مقامی سکے میں چندہ دیتے ہیں۔ (اسٹار)

سے عمان ۲۰ مئی۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت کی ایک ٹیکنیکل کمیٹی ملک کے تعلیمی نظام پر نظرثانی کرنے کے لئے مقرر کی جائے گی۔ (اسٹار)

ایشیا میں خام لوہے کی تلاش

بنکاک ۲۸ مئی۔ معاشی کمیشن برائے ایشیا و مشرق بعید کے حالیہ اجلاس منعقدہ بنکاک میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ایشیا میں لوہے اور کوئلے کی وسعت مقدار کا اندازہ کیا جائے۔ اس فیصلے پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔

ای۔ سی۔ اے۔ ایف۔ ای کے سیکرٹریٹ نے جو اس وقت بنکاک میں قائم ہے تمام ایشیائی اقوام سے کہا ہے کہ وہ آئندہ چند ہفتوں میں جب ان علاقوں میں ای۔ سی۔ اے۔ ایف۔ ای کے نمائندے جائیں تو اس قسم کی ابتدائی معلومات ان کو مہیا کی جائیں۔ ای۔ سی۔ اے۔ ایف۔ ای کے ایگزیکٹو سیکرٹری مسٹر لوکاناتھن نے کہا ہے کہ ای۔ سی۔ اے۔ ایف۔ ای کے نمائندے مقامی ماہرین کی مہیا کردہ بنیادی معلومات پر گفتگو کریں گے۔

گذشتہ مارچ میں ایشیائی دورے نے اجلاس کو بتایا تھا کہ سیام میں شمال سے لے کر جنوب تک اچھے خام لوہے کی کانیں ہیں۔ لیکن معاشی زاویہ نگاہ سے صرف مرکزی صوبے کی بڑی بڑی کانوں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

سیامی سیمنٹ کمپنی جو ایک نیم سرکاری کمپنی ہے۔ سنتالونگ میں دھات پگھلانے کا کارخانہ اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔ اب تک سیام میں کوئلے کی کوئی بڑی کان دریافت نہیں ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے ملک کی صنعتی ترقی میں رکاوٹ ہو رہی ہے۔ حکومت کا پنیوری میں بجلی کا ایک کارخانہ قائم کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اس کا سروے ابھی حال ہی میں جنرل الیکٹرک کمپنی نے کیا ہے۔

سیام اس کارخانے کو تعمیر کرنے کے لئے عالمگیر بنک سے روپیہ قرض لے گا۔ یہ پاور پروجیکٹ تیار ہونے کے بعد وا صوبوں کو جن میں بنکاک بھی شامل ہے بجلی مہیا کر سکے گا۔ اس امر کی کافی امید ہے اس کے لئے روپیہ مقامی طور پر حاصل کیا جائے۔ حکومت زیادہ تر اسے خرید رہی ہے توقع ہے کہ اگر عالمگیر بنک نے قرضہ دیا تو اس پروجیکٹ کو تیار ہونے میں تین سال لگ جائیں گے اور اگر مقامی طور پر اس میں روپیہ لگایا گیا تو اس سے بھی کم عرصہ لگے گا۔ (اسٹار)

ہم دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ رہائشی کوارٹر تعمیر کرنے کی سکیم بھی زیر غور ہے۔ جن پر بیس لاکھ روپیہ صرف ہونگے اور آئندہ سال کے دوران میں ان کوارٹروں کی تکمیل مکمل ہو جائے گی نیز ریلوے حکام بھاپ سے چلنے والے انجنوں کی بجائے تیل سے چلنے والے انجن حاصل کرنے کے سوال پر بھی غور کر رہے ہیں۔

مغربی پنجاب کے ہر ضلع میں معیاری ہسپتال کھولے جائینگے

عوام سے فنڈ فراہم کرنے کی اپیل

لاہور ۲۸ مئی۔ آئندہ پانچ سال کے اندر اندر صوبہ کے صدر مقام میں ایک جدید قسم کا پورے سامان سے آراستہ ہسپتال قائم کیا جائیگا جس میں دو سو مریضوں کے علاج کا انتظام ہوگا۔ یہ سکیم میڈیکل نے تیار کی ہے اور ہز ایکسیلنسی گورنر اسے منظور کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں صوبے میں روپیہ فراہم کرنے کی مہم شروع کر دی گئی ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل ایس۔ ایم کے ملک انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات نے اس سکیم کا انکشاف کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے طبی ماہرین کی امداد بہم پہنچانے کی ضرورت محتاج تفصیل نہیں۔ اس وقت طب اور سرجری (جراحت) کے مختلف شعبوں میں طبی ماہرین کی امداد اور مشورے کا انتظام صرف لاہور میں ہے محکمہ میڈیکل کے افسران مختلف مقامات پر گرانقدر خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ اگرچہ وہ مختلف قسم کے عام اور متفرق کاموں میں اتنے مصروف ہوتے ہیں کہ وہ طب اور سرجری کے مختلف شعبوں میں خاص مہارت حاصل نہیں کر سکتے۔ اس وقت مختلف اضلاع اور تحصیلوں کے ہسپتال میں رہائشی انتظام ناقص ہے اور وہاں سامان بھی مکمل نہیں۔ اب تک لوگوں کو اس قسم کے انتظامات پر ہی قناعت کرنا پڑتی تھی مگر اب وقت آگیا ہے کہ کم از کم ہر ضلع میں ایک ایسا ہسپتال موجود ہو۔ جہاں جدید ترین آلات سے علاج کا انتظام ہو

اس سلسلے میں گورنر مغربی پنجاب نے محکمہ میڈیکل کی ایک سکیم کو منظور کر لیا ہے جس کی رو سے ہر ضلع میں ایک ہسپتال فنڈ کھولا جائے گا۔ جس سے اس ضلع کے ہسپتالوں کی عمارات اور ساز و سامان کا انتظام ہو سکے گا۔ سب سے پہلے ضلع کے بڑے ہسپتال سے کام شروع ہو گا۔ اس فنڈ کے لئے حکومت نے ہر ضلع میں غیر سرکاری افراد کی کمیٹی قائم کرنا منظور کیا ہے۔ جس کا سیکرٹری اور خزانچی وہاں کا سول سرجن ہو گا۔ کمیٹی سرمایہ فراہم کرے گی جو ہسپتالوں کی توسیع اور تکمیل پر صرف ہو گا۔ کئی اضلاع میں ایسی کمیٹیاں قائم ہو بھی چکی ہیں اور کام شروع ہو چکا ہے

آخر میں کرنل ملک نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس نیک کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ہمیں ہر ضلع میں دس لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ تاکہ اس سے صحیح معنوں میں ایک عظیم الشان ہسپتال قائم ہو سکے۔ جہاں ہر قسم کے طبی ماہر عوام کے علاج اور امداد کے لئے موجود ہوں۔

ٹائیفس کی روک تھام کیلئے ڈاکٹروں کی پیشکش

لاہور ۲۸ مئی۔ مغربی پنجاب کے محکمہ میڈیکل نے بارہ ڈاکٹروں کی خدمات حکومت سرحد کو پیش کی ہیں تاکہ وہاں ٹائیفس کی وبا کی روک تھام کی جا سکے۔ جو اس صوبہ میں کئی جگہ شروع ہو گئی ہے حکومت سرحد نے اس سلسلہ میں حکومت مغربی پنجاب سے مدد کی اپیل کی تھی۔ اسکے جواب میں حکومت مغربی پنجاب نے بارہ ڈاکٹروں کو چار ہفتوں کے لئے بھیجنا منظور کیا ہے اگر ضرورت ہوئی تو اس مدت کے خاتمہ پر ان ڈاکٹروں کی بجائے بارہ اور ڈاکٹر بھیج دیئے جائینگے۔ پہلے بارہ ڈاکٹر پشاور پہنچ چکے ہیں۔ جہاں وہ انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات صوبہ سرحد کی ہدایات کے مطابق کام کریں گے۔

دوا کے ذریعہ دودھ کی پیداوار میں اضافہ

لندن ۲۸ مئی۔ ڈیری ریسرچ انسٹیٹیوٹ ریڈنگ کے سائنس دانوں نے دودھ میں ایک نئی دوا کی دریافت کا اعلان کیا ہے۔ جس کے استعمال سے گائیں دودھ زیادہ دیا کریں گی۔

L. THYROXINE

ایل تھائی راکسائن ایک بے مزہ دوا ہے۔ اسکی ٹکیاں کھانے کے دودھ کی مقدار گویا پر تگنا بڑھا سکتی ہیں (اسٹار)

—— بیروت ۲۷ مئی لبنان نے اقوام متحدہ کے خوراک و زراعت کے ادارے سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنا ۱۹۵۰ کا اجلاس لبنان میں کرے۔ (اسٹار)

امریکی ماہرین عربی تصانیف کا ترجمہ کریں گے

نیویارک ۲۸ مئی۔ ایک امریکی انجمن ان بڑی بڑی عربی۔ فارسی اور ترکی تصانیف کے تراجم کا کام شروع کرنے والی ہے۔ جس سے مشرق قریب کی تہذیب کے جدید رجحانات پر خاص روشنی پڑتی ہے واشنگٹن کی یہ انجمن جس کا نام امریکن کونسل آف لرنیڈ ہے۔ صرف ان کتابوں پر توجہ دے گی جو مجلسی اور ثقافتی پہلوؤں سے تعلق رکھتی ہیں۔ کونسل ترجمہ کئے جانے والی اہم کتابوں کی فہرست تیار کر رہی ہے۔ (اسٹار)

مسٹر ڈبیانی کے جمع کردہ ٹکٹوں کی قیمت

لنڈن ۲۸ مئی۔ مرحوم سی۔ ڈی۔ ڈبیانی کے ہندوستانی ٹکٹوں کا مجموعہ کل یہاں نیلام کے ذریعہ فروخت ہوا اس کی قیمت پندرہ ہزار تین سو اٹھائیس پونڈ وصول ہوئی۔ مرحوم ڈبیانی بمبئی کے ایک مالدار بینکر تھے۔

عارضی طور پر ان ٹکٹوں کی قیمت جو لگائی گئی تھی یہ رقم اس کا ۷۵ فیصدی ہے اس کا ایک تہائی حصہ ہندوستانی گاہکوں کے لئے خریدا گیا اور باقی برطانیہ امریکہ اور فرانس کے ٹکٹ جمع کرنے والوں نے خریدا۔ دنیا کا سب سے ... چار آنے والا ٹکٹ جس پر ملکہ کا سر الٹا ہو گیا تھا سلونیکا کے ایک ٹکٹ خریدنے والے نے ۷۵۰ پونڈ میں خریدا۔ چند سال قبل بمبئی میں اس کی قیمت ۲۰۰ پونڈ تھی۔ دس آنے والے چار ٹکٹ چار سو پونڈ میں فروخت ہوئے۔ (اسٹار)

سیام میں ملیریا کے خلاف زبردست مہم کا آغاز

بنکاک ۲۸ مئی۔ ملیریا کے خلاف ایک دو سالہ مہم سیام کے شمالی صدر مقام چنگ مئی میں شروع کی جا رہی ہے۔ مہم ہندوستان کے ملیریا کے سات ماہرین شروع کر رہے ہیں۔ اس مہم کو عالمگیر صحت آرگنائزیشن نے بھیجا ہے اور یہ اگلے مہینے میں یہاں پہنچ جائے گی۔ مشن کے لیڈر ملیریا انسٹیٹیوٹ آف انڈیا کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر سمابیون گووندن ہیں۔

مکمل سروے اور ابتدائی مہم میں ایک سال کا عرصہ لگے گا اور اس کے بعد کنٹرول کی مہم وسیع پیمانے پر شروع کر دی جائے گی۔ تجرباتی علاقے کی آبادی پچاس ہزار ہے۔ (اسٹار)

(بقیہ صفحہ اول)

تقریر کے دوران میں آپ نے یہ بھی بتایا کہ یکم مئی ۱۹۴۸ء سے مسافر گاڑیوں کی تعداد ۷۲ فی یوم کی بجائے ۱۴۹ کر دی گئی ہے اور حسب ضرورت و حسب گنجائش یہ مقدار اور زیادہ بڑھا دی جائے گی۔ نیز گاڑیوں کے معینہ وقت کی پابندی کا بھی ایک اعلیٰ معیار قائم ہو گیا ہے جو تقسیم سے قبل کے مقابلے میں بہت زیادہ تسلی بخش ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ شکستہ اور پرانے ڈبوں کو بھی بدلنے کی طرف فوری توجہ دی جا رہی ہے، چنانچہ مسافر گاڑیوں کیلئے دو سو نئے ڈبوں کا آرڈر دیدیا گیا ہے ریلوے ملازمین کو قیام کی سہولتیں بہم پہنچانے کے سلسلے میں